میر ببر علی انیس

(۱۸۰۲ء۔ ۱۸۷۴ء)

میر ببر علی انیسؔ فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنی والدہ محترمہ سے حاصل کی اور فنِ شعر میں اپنے والدِ گرامی میر خلیقؔ سے اکتسابِ فیض کیا۔ جب اودھ کا دارالحکومت فیض آباد سے لکھنؤ منتقل ہوا تو ان کا پورا خاندان لکھنؤ چلا آیا۔ شاعری، میر انیسؔ کے گھر کی میراث تھی اور اس گھرانے کی زبان کو سند کا درجہ حاصل تھا، جیسا کہ شیخ امام بخش ناسخؔ نے کہا ہے:

"زبان سیکھنا ہو تو میر خلیقؔ کے خانوادے میں جاؤ۔"

میر انیسؔ کے پردادا، میر ضاحکؔ ہجو گوئی میں، ان کے دادا میر حسنؔ مثنوی کے میدان میں اور والد، میر خلیقؔ مرثیہ گوئی میں باوقار مقام کے حامل ہیں۔ میر انیسؔ مرثیے کے حوالے سے فخر کا اظہار کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:

عُمر گزری ہے اِسی دشت کی سیاحی میں
پانچویں پشت ہے شبیرؓ کی مدّاحی میں

انیسؔ کا خاندان، زبان کی صحت وسلاست کی طرف خاص طور پر توجہ دیتا تھا۔ انھوں نے مرثیہ گوئی میں وہ کمال حاصل کیا اور اردو مرثیے کو بیانیہ شاعری کا ایسا اعلیٰ نمونہ بنا دیا کہ ان کی شاعری کو دنیا کی کسی بھی بیانیہ شاعری کے مقابلے میں اعتماد سے رکھا جا سکتا ہے۔ مصوّر رنگوں سے تصویریں بناتا ہے مگر میر انیسؔ نے لفظوں سے جو مُرقّع نگاری کی ہے، وہ چشمِ تصوّر کی عمدہ ترین تصویریں ہیں۔ میر انیسؔ نے غزلیں بھی کہی ہیں، سلام بھی اور ان کی رباعیوں کی تعداد بھی خاصی ہے مگر وہ مرثیہ کہنے کے لیے پیدا ہوئے تھے۔ اُن کے ہر مرثیے کا آغاز دل کش لفظی منظر کشی سے ہوتا ہے۔ مولانا محمد حسین آزادؔ نے میر انیس کو صفائیِ کلام، لطفِ زبان، چاشنیِ محاورہ، خوبیِ بندش، حسنِ اُسلوب اور طرزِ ادا میں لاجواب لکھا ہے۔ ان کے مرثیے "مراثیِ انیس" کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

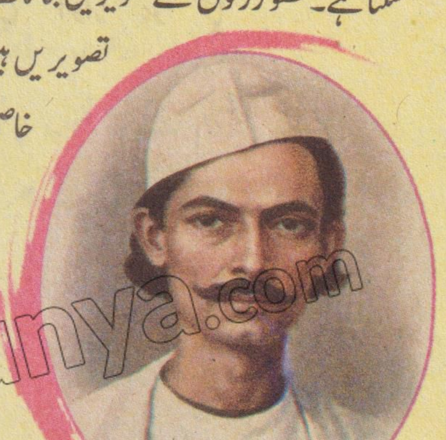

www.ilmkidunya.com

14

نمودِ صُبح

تدریسی مقاصد

- میر انیس کی مرثیہ نگاری سے روشناس کرتے ہوئے مرثیہ کے اجزائے ترکیبی کی توضیح کرنا
- طلبہ کو اسلامی تہذیب، اخلاقی اقدار اور جذبۂ شہادت سے آگاہ کرنا
- طلبہ کو مشکل الفاظ وتراکیب، تشبیہات واستعارات اور صنائع وبدائع کے بارے میں بتانا
- میر انیسؔ کی زبان عربی، فارسی اور اردو کا حسین امتزاج ہے، ان خصوصیات کے حوالے سے طلبہ کو آگاہی دینا

طے کر چکا جو منزلِ شب ، کاروانِ صُبح
ہونے لگا اُفق سے ہُویدا ، نشانِ صُبح
گردُوں سے کُوچ کرنے لگے ، اخترانِ صُبح
ہر سُو ہوئی بلند ، صدائے اذانِ صُبح

پنہاں نظر سے ، رُوئے شبِ تار ہو گیا
عالم تمام ، مطلعِ انوار ہو گیا

خورشید نے جو، رُخ سے اُٹھائی نقابِ شب
دَر کُھل گیا سحر کا ، ہُوا بند بابِ شب
انجُم کی فرد فرد سے لے کر حسابِ شب
دفتر کُشائے صُبح نے اُلٹی کتابِ شب

گردُوں پہ رنگِ چہرۂ مہتاب فَق ہُوا
سلطانِ غرب و شرق کا نظم و نَسَق ہُوا

www.ilmkidunya.com

یوں گُلشنِ فلک سے ستارے ہوئے رواں
چُن لے چمن سے پھولوں کو جس طرح، باغباں
آئی بہار میں گُلِ مہتاب پر خزاں
مُرجھا کے رہ گئے ثمر و شاخِ کہکشاں

دِکھلائے طَور بادِ سحر نے سَمُوم کے
پژمُردہ ہو کے رہ گئے، غُنچے نُجوم کے

چُھپنا وہ ماہتاب کا وہ صُبح کا ظُہور
یادِ خدا میں زَمزمہ پردازیِ طُیُور
وہ رونق اور وہ سرد ہوا، وہ فضا، وہ نُور
خُنکی ہو جس سے چشم کو اور قلب کو سُرور

انساں زمیں پہ محو، مَلک آسماں پہ
جاری تھا ذکرِ قدرتِ حق ہر زبان پر

وہ سُرخیِ شفق کی اُدھر چرخ پر بہار
وہ بارَوَر درخت، وُہ صحرا، وہ سبزہ زار
شبنم کے وہ گلوں پہ گُہر ہائے آب دار
پھولوں سے سب بھرا ہوا دامانِ کوہ سار

نافے کھُلے ہوئے وہ گلوں کی شمیم کے
آتے تھے سَرد سَرد وہ جھونکے نسیم کے

(مراثیِ انیس)

www.ilmkidunya.com

مشق

1 نظم ''نمودِ صبح'' کے متن کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

i ''مسدّس'' نظم میں کل کتنے مصرعے اور اشعار ہوتے ہیں؟

ii میر انیسؔ کی وجہِ شہرت کس صنفِ ادب میں ہے؟

iii ''مرثیہ'' کے اجزائے ترکیبی لکھیں۔

iv ''زمزمہ پردازیِ طُیور'' کی وضاحت کریں۔

v شبنم کے قطروں کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

vi ''دامانِ کوہ سار'' کس سے بھرا ہوا تھا؟

vii ہر زبان پہ کس کا ذکر تھا؟

2 درست جوابات کی نشان دہی کریں۔

i نظم ''نمودِ صبح'' کے شاعر ہیں:

(الف) میر انیسؔ (ب) مرزا دبیر (ج) میر ضاحک (د) میر حسن

ii ''نمودِ صبح'' مرثیے کے کس جز/رکن میں شامل ہے:

(الف) سراپا (ب) دعا (ج) چہرہ (د) رزم

iii نظم ''نمودِ صبح'' کی ہیئت ہے:

(الف) مخمس (ب) مُسمّط (ج) مُثمّن (د) مسدّس

iv ''اذانِ صبح'' اور ''مطلعِ انوار'' کا ذکر بند میں موجود ہے:

(الف) پہلے (ب) دوسرے (ج) تیسرے (د) چوتھے

v میر انیسؔ نے ''فلک'' کو تشبیہ دی ہے:

(الف) خوب صورت دلہن سے (ب) بوڑھے بزرگ سے (ج) خیمے سے (د) گلشن سے

vi آسمان پر یادِ خدا میں مصروف تھے:

(الف) پرندے (ب) انسان (ج) جِن (د) فرشتے

3 نظم ''نمودِ صبح'' کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں خلاصہ تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com

4 نظم میں استعمال ہونے والے درج ذیل مرکبات کے معانی لکھیں:

منزلِ شب	کاروانِ صبح	گلشنِ فلک	زخسارِ صبح	رُوئے شب تار
مطلعِ انوار	گُلِ مہتاب	ثمر وشاخِ کہکشاں	گہرہائے آب دار	بادِ سحر

5 درست لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

i) طے کر چکا جو منزلِ ------ کاروانِ صبح (شب، دشوار)

ii) عالم تمام مطلعِ ------ ہو گیا (تجلیات، انوار)

iii) یوں گلشنِ فلک سے ------ ہوئے رواں (طیور، ستارے)

iv) آئی ------ میں گلِ مہتاب پر خزاں (بہار، شام)

v) یادِ ------ میں زمزمہ پرداز ہیں طیور (وطن، خدا)

vi) خنکی ہو جس سے چشم کو اور ------ کو سرور (قلب، دِل)

6 نظم ''نمودِ صبح'' میں تشبیہات واستعارات کی نشان دہی کریں۔

7 درج ذیل اشعار کی تشریح شعری محاسن کے ساتھ کریں:

وہ سرخیِ شفق کی اُدھر چرخ پر بہار
وہ بارور درخت، وہ صحرا، وہ سبزہ زار
شبنم کے وہ گُلوں پہ گہرہائے آب دار
پھولوں سے سب بھرا ہُوا دامانِ کوہ سار
نافے کُھلے ہوئے وہ گُلوں کی شمیم کے
آتے تھے سرد سرد وہ جھونکے نسیم کے

مرثیہ

مرثیہ کا لفظ ''رِثا'' سے نکلا ہے، اس کا معنی ہے: میت پر بین کرنا۔ اصطلاح میں وہ نظم مرثیہ کہلاتی ہے جو کسی کی موت پر غم کے اظہار کے طور پر لکھی جائے اور اس میں مرنے والے کے اوصاف بھی بیان کیے جائیں۔ تاہم اب مرثیہ سے ایسی نظم مراد لی جاتی ہے جس میں میدانِ کربلا کے واقعات، شہیدانِ کربلا کی بہادری اور اُن کی شہادت پر غم کا اظہار کیا گیا ہو۔

www.ilmkidunya.com

مرثیہ کے اجزائے ترکیبی

چہرہ یہ حصہ حمدیہ کلام پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں قدرتی مناظر اور موسم کا ذکر بھی ہوتا ہے۔

سراپا مظلومِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے جاں نثار ساتھیوں کا حُلیہ اور پیکر بیان کیا جاتا ہے۔

رُخصت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے رُخصت ہونے کا منظر جذباتی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

آمد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو میدانِ جنگ میں آتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔

رجز اس حصے میں یزیدی لشکر کو للکارا جاتا ہے اور فخریہ انداز میں اپنا حسب نسب بیان کیا جاتا ہے۔

رزم لڑائی کے واقعات، تلواروں کی کاٹ اور گھوڑوں کی دوڑ کا بیان ہوتا ہے۔

شہادت اس حصے میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کی شہادت کو پُر درد انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔

بَین اور دُعا آخری حصے میں شہیدانِ کربلا کی شہادت پر ماتم کیا جاتا ہے اور دُعا مانگی جاتی ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ صبح کے دلکش مناظر کے بارے میں مکالمہ کریں۔
- طلبہ نظم کا مطالعہ کریں اور اہم الفاظ و تراکیب، اشعار کے معنی و مفہوم تک رسائی حاصل کریں اور آپس میں گفت گو کریں۔
- طلبہ نظم ''نمودِ صبح'' میں بیان کیے گئے مناظر کی تصویر کشی کریں۔
- طلبہ کسی دوسرے شاعر (مثلاً: علامہ محمد اقبالؒ، فیض احمد فیض، جوش ملیح آبادی وغیرہ) کی صبح کے بارے میں نظم پڑھیں اور دونوں نظموں کا موازنہ کریں۔

اشاراتِ تدریس

- طلبہ کو نظم ''نمودِ صبح'' پڑھتے ہوئے صبح کا منظر ذہن میں لانے کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کے گروپ بنوائیں اور باہمی گفت گو سے نظم کی تشریح کروائیں۔
- طلوعِ صبح، صبح خیزی اور فطرت سے دوستی کے موضوعات پر بات چیت کے لیے طلبہ کو ابھاریں۔
- میر انیسؔ کی شخصیت، شاعری اور ان کی وجہِ شہرت پر گفت گو کریں۔
- مرثیے کے ارکان ترتیب سے لکھیں اور ان کی ایک ایک مثال میر انیسؔ کے مرثیے میں سے نوٹ کریں۔
- طلبہ کو مرثیے کی صنف کا بھرپور تعارف کراتے ہوئے ارکانِ مرثیہ از بر کرائیں۔ ہر رُکن مثالوں سے واضح کریں۔

www.ilmkidunya.com